بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم۔ جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۹ر جمادی الاوّل ۱۳۸۹ھ ـ ۲۵ر وفا ۱۳۴۸ ہش ـ ۲۵ر جولائی ۱۹۶۹ء	نمبر ۱۷۱

اخبارِ احمدیہ

● سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مری سے آمدہ ۲۲ر وفا کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

● ربوہ ۲۴ر وفا۔ محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کی طبیعت کل سارا دن نوبشاش رہی لیکن رات دس بجے اچانک دل پہ بوجھ محسوس ہوا اور سانس رک کر آنے لگا۔ بارہ بجے رات تک طبیعت خراب رہی۔ بعدہٗ طبیعت بحال ہونے پر نیند آگئی۔ آج صبح ضعف محسوس ہو رہا ہے۔

احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ۔

● مکرم مولوی جمیل الرحمٰن صاحب رفیق مبلغِ تنزانیہ گزشتہ ایک ماہ سے بعارضہ کھانسی بیمار ہیں۔ بہت علاج کرانے کے باوجود ابھی تک مکمل طور پر رو بصحت نہیں ہوئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم مولوی صاحب کو صحت عطا فرمائے۔ (وکالتِ تبشیر)

● تنزانیہ مشرقی افریقہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم مولوی محمد منور صاحب مورخہ ۱۰ر جولائی کو بخیریت وہاں پہنچ گئے ہیں۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا وہاں جانا مبارک کرے اور خدمتِ اسلام کی بیش از پیش توفیق سے نوازے۔ آمین۔

(وکالتِ تبشیر)

● ربوہ ۲۴ر وفا ۹ بجے صبح) آج یہاں صبح پونے آٹھ بجے بہت تیز بارش شروع ہوئی جس کا سلسلہ تادمِ تحریر جاری ہے اور آسمان پر گہرے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ موسم بڑی حد تک خوشگوار ہو گیا ہے ۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کلامِ پاک کی خوبیاں، اس کے کمالات اور اس کا حسن اپنے اندر بے پناہ کشش اور جذب رکھتا ہے

دل بے اختیار ہو کر اس کی طرف کھنچتا اور روح پورے جوش کیساتھ اس کی طرف دوڑتی ہے

"دیکھو تقویٰ ایسی اعلیٰ درجہ کی ضروری شئے قرار دیا گیا ہے کہ قرآن کریم کی علّتِ غائی اسی کو ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ دوسری سورۃ کو جب شروع کیا ہے تو یوں ہی فرمایا ہے۔ الٓمّٓ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ۔ میرا مذہب یہی ہے کہ قرآن کریم کی یہ ترتیب بڑا مرتبہ رکھتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس میں عللِ اربعہ کا ذکر فرمایا ہے۔ علّتِ فاعلی، مادی، صوری، غائی ہر ایک چیز کے ساتھ یہ چار ہی علل ہوتی ہیں۔ قرآن کریم نہایت اکمل طور پر ان کو دکھاتا ہے۔ الٓمّٓ اس میں یہ اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بہت جاننے والا ہے اس کلام کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا ہے یعنی خدا اس کا فاعل ہے۔ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ یہ مادہ بتایا۔ یا یہ کہو کہ یہ علّتِ مادی ہے۔ علّتِ صوری لَا رَیْبَ فِیْہِ ہر ایک چیز میں شکوک شبہ اور ظنونِ فاسدہ پیدا ہو سکتے ہیں مگر قرآنِ کریم ایسی کتاب ہے کہ اس میں کوئی ریب نہیں ہے۔ لاریب اسی کے لئے ہے۔ اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کی شان یہ بتائی کہ لَا رَیْبَ فِیْہِ تو طبعاً ہر ایک سلیم الفطرت اور سعادتمند انسان کی روح اچھلے گی اور خواہش کرے گی کہ اس کی ہدایتوں پر عمل کرے۔ ہم افسوس سے کہتے ہیں کہ قرآن شریف کی اعلیٰ اور اصفیٰ شان کو دنیا کے سامنے پیش نہیں کیا جاتا ورنہ قرآنِ شریف کی خوبیاں اور اسکے کمالات اس کا حسن اپنے اندر ایک ایسی کشش اور جذب رکھتا ہے کہ بے اختیار ہو ہو کر دل اسکی طرف چلے آئیں۔ مثلاً اگر ایک خوشنما باغ کی تعریف کی جاوے اور اسکے خوشبودار درختوں اور دل کو تر و تازہ کرنیوالی بوٹیوں اور روشوں اور مصفّا پانی کی بہتی ہوئی ندیوں اور نہروں کا تذکرہ کیا جاوے تو ہر ایک شخص دل سے چاہے گا کہ اسکی سیر کرے اور اس سے حظ اٹھاوے۔ اور اگر یہ بھی بتایا جاوے کہ اس میں بعض چشمے ایسے جاری ہیں جو امراضِ مزمنہ اور مہلکہ کو شفا دیتے ہیں تو اور بھی زیادہ جوش اور طلب کے ساتھ لوگ وہاں جائیں گے۔ اسی طرح پر قرآنِ شریف کی خوبیوں اور کمالات کو اگر نہایت ہی خوبصورت اور مؤثر الفاظ میں بیان کیا جاوے تو روح پورے جوش کیساتھ اسکی طرف دوڑتی ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۲۴-۴۲۵)

فضلِ عمر درس القرآن کلاس

امراء کرام اور صدر صاحبان سے اہم درخواست

امسال مورخہ ۲ر ظہور (اگست) سے فضلِ عمر درس القرآن کلاس شروع ہو رہی ہے۔ یہ کلاس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منظور فرمودہ پروگرام کے مطابق جماعتی انتظام کے ماتحت منعقد ہوتی ہے۔ اس میں جملہ جماعتوں کے نمائندوں کی شمولیت از بس ضروری ہے۔ ان نمائندوں کے قیام و طعام کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ ہوتا ہے۔ محترم امراء کرام اور صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ بہت جلد اپنے اپنے علاقہ اور اپنی اپنی جماعتوں کے ناموں سے مطلع فرماویں۔ ان کی اس اطلاع کی رپورٹ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی خدمت میں پیش ہوتی رہے گی۔

انفرادی طور پر شامل ہونے کے خواہشمند احباب اپنے کوائف لکھ کر نظارت سے اجازت حاصل کر لیں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ وفا ۱۳۴۸ ھش

اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

قرآن کریم کا یہ محاورہ یا اسلوبِ بیان ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ اپنے تعلق میں کُل کائنات کا ذکر کرتا ہے وہاں کائنات کی بجائے اَلسَّمٰوٰت وَالْاَرْض کے الفاظ استعمال کرتا ہے۔ آپ قرآن کریم کا مطالعہ کریں تو پچاسوں آیات ایسی ہیں جن میں اَلسَّمٰوٰت وَالْاَرْض کے الفاظ اسی کائناتی مفہوم میں استعمال ہوئے ہیں۔ چنانچہ چند مثالیں یہاں نقل کی جاتی ہیں:-

(۱) وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ (آل عمران: ۱۳۴)
(۲) مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ (ہود: ۱۰۹)
(۳) لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ (مومنون: ۷۲)
(۴) اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ (رحمٰن: ۳۴)
(۵) بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (البقرہ: ۱۱۸)
(۶) وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (فتح: ۸)
(۷) وَلِلّٰهِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (منافقون: ۸)
(۸) مَاخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (روم: ۹)
(۹) وَمِنْ اٰيَاتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا (روم: ۲۳)
(۱۰) وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (عنکبوت: ۶۲)
(۱۱) اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (نمل: ۶۱)
(۱۲) اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (البقرہ: ۱۶۵)
(۱۳) وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (ق: ۳۹)
(۱۴) وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (بقرہ: ۲۵۶)
(۱۵) سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

ہم نے یہ چند مثالیں یونہی بیان کر دی ہیں ورنہ جس شخص نے قرآن کریم کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اَلسَّمٰوٰت وَالْاَرْض کے الفاظ من حیث کل تمام کائنات کا تصوّر دینے کے لئے کرتا ہے۔

ہمیں اس امر کی طرف توجہ دلانے کی اس لئے ضرورت ہوئی ہے کہ بعض لوگوں نے قرآن کریم کی سورہ رحمٰن کی آیہ ۳۴

اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

سے یہ استدلال کیا ہے کہ امریکی خلا بازوں کا چاند پر جانے سے آیہ کا مفہوم مشکوک ہو گیا ہے۔ کیونکہ خلا باز اقطار ارض سے باہر نکل گئے ہیں۔ اس میں اُلجھن یہ ہے کہ معترضین "اَلسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض" کو کائنات کے معنی میں نہیں بلکہ سمٰوٰت اور ارض کو الگ الگ کر کے غور کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ امریکی خلا باز چونکہ اَقْطَارِ الْاَرْض سے باہر نکل گئے ہیں اس لئے آیہ کا مفہوم مشکوک ہو گیا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا یہاں یہ مطلب نہیں ہے کہ "زمین" جس میں ہم رہائش رکھتے ہیں اس کے اقطار سے باہر چلے جانا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْس کے لئے ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ تو سمجھانا چاہتا ہے کہ تم دونوں میری کائنات کے کناروں سے باہر نہیں نکل سکتے۔ یہ نہیں کہ تم کائنات کے ایک حصہ سے دوسرے حصہ پر نہیں جا سکتے۔ اللہ تعالیٰ یہاں اپنی خالقیت اور مالکیت کی وُسعت کو پیش کر کے جنّوں اور انسانوں سے خطاب کرتا ہے اور اپنی قوت کے مقابلہ میں ان کی کمزوری کو پیش کرتا ہے اور یہ جتاتا ہے کہ تم کو بھی اور اس کائنات کو بھی مَیں نے بنایا ہے تم میری خدائی سے ہرگز باہر نہیں جا سکتے کر کے دکھاؤ۔ چنانچہ اس کی تائید اس آیہ سے بھی ہوتی ہے کہ

سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

جب اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آسمانوں اور جو زمینوں میں ہے انسان کے لئے مسخر کر دیا ہے تو پھر زمین والوں کو سمٰوٰت میں جانے سے کیا امر مانع ہو سکتا ہے جبکہ سمٰوٰت کو بھی اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مسخّر کیا ہے۔ اس آیہ سے تو بلکہ یہ واضح ہوتا ہے کہ انسان اس کائنات میں جہاں چاہے جا سکتا ہے البتہ وہ اس کائنات سے باہر نہیں جا سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ملکوت اور کرسی تمام کائنات میں ہے جس کو وہ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰت اور مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے الفاظ سے بیان کرتا ہے۔

ایک دوسرے پہلو سے بھی اس امر پر غور کیا جا سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ یہاں مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ پر یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہے کہ تم لوگ جو بھی بڑے سے بڑا سائنسی کارنامہ سرانجام دو گے تم ان قوانین سے باہر نہیں جا سکتے" جو اس کائنات کو چلانے کے لئے مَیں نے بنائے ہیں۔ یعنی تم کوئی نیا قانون اور نئی بات ایسی ایجاد نہیں کر سکتے جو میرے "تکوینی قانون سے باہر ہو۔ جو بھی سائنسی ترقی تم کرو گے ان قوانین کے حدود کے اندر ہی اندر کرو گے جو اس کارخانہ تکوینی کو چلانے کے لئے مَیں نے پہلے ہی مقرر کر دیئے ہیں۔ تمہاری یہ ہمت نہیں کہ کوئی ایسا قانون یا ایسی ایجاد کر سکو جو میرے قانون تکوینی سے باہر ہو۔ اس طرح تم میری خدائی سے ایک انچ کا اربوں ارب اور کھربوں کھرب حصہ بھی باہر نہیں نکل سکتے"۔

سوال ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے "اقطار" یعنی کناروں کا ذکر کیوں فرمایا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج کے بعض سائنس دان خاص کر آئن سٹائن کا نظریہ یہ بھی ہے کہ یہ کہکشاؤں کی کائنات ایک متعیّن حد رکھتی ہے جو دم بدم پھیلتی اور وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور اس میں جس طرح کی ہماری کہکشاں ہے ایسی لاکھوں کروڑوں کہکشائیں موجود ہیں۔ اس لحاظ سے بھی قرآن کریم کی صداقت ظاہر ہوتی ہے کہ اگرچہ یہ کائنات بظاہر غیر محدود ہے تمام اس کے کنارے ہیں جو دم بدم بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ مگر اس سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جس فضا و خلا میں یہ کائنات پھیلتی چلی جاتی ہے وہ الٰہی تسلط سے باہر ہے۔ اگر بفرضِ محال جن اور انسان ان کہکشاؤں کی کائنات سے نکل بھی جائیں تو پھر بھی وہ اللہ تعالیٰ کی ملکوت سے باہر نہیں جا سکیں گے۔ کیونکہ جس خلا و فضا میں یہ کائنات پھیلتی چلی جاتی ہے وہ بھی تو اللہ تعالیٰ ہی کی ملکوت میں شامل ہے۔ الغرض یہاں "اقطار" کا لفظ واضح کرتا ہے کہ یہ واقعی ایسی ہستی کا کلام ہے جو اس حقیقت کو جانتی تھی جس کو آج بڑی دماغ سوزی اور فکر کے ساتھ آئن سٹائن وغیرہ نے بطور نظریّہ کے پیش کیا ہے۔

ہمیشہ یاد رکھیئے

- احمدیت ایک رُوحانی جام ہے جو اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانہ کی پیاسی رُوحوں کی پیاس بجھانے کے لئے آسمان سے نازل کیا۔
- الفضل کی توسیع اشاعت بھی اس رُوحانی جام کو لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔
- اسے ہمیشہ یاد رکھیئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

"فری میسن مسلّط نہیں کئے جائیں گے کہ اس کو ہلاک کریں" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

محترم جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

(۲)

پھر آگے چل کر آیت ۱۰۳ میں فرمایا کہ یہ لوگ یعنی یہودی معترضین حضرت سلیمان کے وقت میں جو نظام آسمانی قائم کیا گیا تھا اس کی بھی مخالفت ایسے ہی حیلوں، بہانوں سے کیا کرتے تھے ایک چھوٹے سے جملے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت کے یہودی مخالفین کی کارروائیوں کی جھلک دکھلا دی اور اپنے رسولؐ اور اپنے رسولؐ کے متبعین کو آگاہ کر دیا۔ کہ یہ لوگ کیا کچھ کرنے والے ہیں۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم پر کفر کا فتوےٰ یہ لگانے والے ہیں۔ کیونکہ ان کے بڑوں نے سلیمان پر کفر کا فتوےٰ لگایا تھا۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم پر دشمنوں کو قتل کروا دینے کا الزام یہ لگانے والے ہیں کیونکہ ان کے بڑوں نے ایسا ہی سلیمان کے متعلق کہا اور کیا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر عورتوں کے متعلق تہمتیں یہ لگانے والے ہیں۔ کیونکہ سلیمان کے وقت کے یہودیوں نے یہی کچھ کہا تھا۔

بلکہ ایک اور کام بھی یہ کرنے والے ہیں۔ اور یہ عجیب مضمون آیت کے اس ٹکڑے میں بیان ہوا جس میں بظاہر دو فرشتوں یعنی ہاروت ماروت کا ذکر ہے اور کہا گیا ہے کہ ہاروت ماروت سے انہوں نے یعنی یہودیوں نے کچھ سیکھا اور اسے لوگوں میں پھیلا دیا۔ اور یہ سلیمان کے بعد کی بات ہے۔ ہاروت ماروت کو چونکہ ملکین یعنی دو فرشتے کہا گیا ہے۔ اس لئے اکثر مفسرین کی توجہ اس طرف چلی گئی کہ یہ فرشتے کون تھے۔ اور پھر کہاں چلے گئے۔ نتیجہ سوائے خیالی باتوں اور توہمات کے کچھ نہ نکلا۔ اور آیت حل نہ ہوئی۔

حالانکہ اسی ٹکڑے میں قرآن شریف کہہ رہا ہے۔ کہ ہاروت ماروت تو لوگوں سے اچھی اچھی باتیں۔ جائز درست اور اس کے فائدے کی باتیں کہتے تھے۔ گویا وعظ و نصیحت کی باتیں جو انسانوں میں سے نیک بندے اولیاء انبیاء کیا کرتے ہیں اور فرشتوں کا تو یہ کام ہی نہیں کہ وہ عام لوگوں میں آ کر رہیں۔ اور انہیں وعظ و نصیحت کریں۔ ان کا کام تو اللہ تعالیٰ کے احکام کا نفاذ ہے۔ وعظ و نصیحت اولیاءؒ انبیاء کا کام ہے۔ پس ہاروت ماروت فرشتے نہیں بلکہ اس وقت کے (جس وقت کا ذکر ہے اور یہ یہود کی جلا وطنی کے زمانے کا ذکر ہے۔ جس سے ہاروت ماروت نے انہیں نجات دلوائی تھی) نبی تھے۔ ہاروت ماروت نے ایک تدبیر کی جو تدبیر اس وقت کے حالات کے لحاظ سے جائز و درست تھی۔ تدبیر کیا تھی۔ یہ کہ اس وقت کے ایک نیک بادشاہ سائرس سے کہہ دیا تم باہر سے حملہ کرو۔ ہم اندر سے تمہاری تائید کریں گے۔ یہ تجویز جائز و درست، کیوں تھی؟ اس لئے کہ یہود مظلوم تھے۔ وطن سے جلاوطن کئے جا چکے تھے۔ اور اپنی آزادی کے لئے وقت کی حکومت کے خوف یہ قدم اٹھا سکتے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت کے یہودی معترض یہی دلیل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف بغاوت کے حق میں استعمال کر رہے تھے۔ قرآنی وحی اس کا جواب دے رہی ہے کہ تم چاہے دنیوی دلیل دو چاہے دینی۔ صداقت تمہارے پاس نہیں کوئی دنیوی دلیل دے۔ تو اسے اس بات کا سلیقہ ہونا چاہیئے کہ مستقل ترقی آسمانی ہدایت قبول کرنے سے ملتی ہے۔ کوئی دینی دلیل دے تو اس بات کا سلیقہ ہونا چاہیئے کہ دین میں جائز و ناجائز کھول کر بیان کر دیا جاتا ہے۔ اور قرآن شریف میں تو بالکل کھول کر بیان کر دیا جائے گا۔ اس لئے کسی کو دھوکا کھانے یا دھوکا دینے کی گنجائش نہ ہوگی۔

اس سلسلہ میں خفیہ تدبیروں اور خفیہ جتھوں کو ناپسند فرمایا اور سب کو خبردار کر دیا۔ یہ وہی خفیہ تدبیریں اور خفیہ جتھے ہیں۔ جو آج بھی نظام آسمانی سے برسر پیکار ہیں۔ اور مسیح موعود علیہ السلام کو بشارت اور آگاہی اسی فتنہ کے متعلق ہوئی۔

حضرت سلیمان اور حضرت سلیمان کے وقت کے یہودیوں کی کارروائیوں کا ذکر کر کے قرآنی وحی میں مسلمانوں کو خبردار کیا گیا۔ کہ جس قسم کے اعتراض سلیمان کے وقت کے یہودی سلیمان کے خلاف کرتے رہے ہیں، اسی قسم کے اعتراض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت کے یہودی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف کریں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کافر آپ کو کہا گیا۔ یعنی پہلے آسمانی صحیفوں کی تنقیص کرنے والا دشمنوں کو قتل کروانے کا الزام آپؐ پر لگایا گیا۔ چنانچہ آج تک یورپین مستشرقین ان الزامات کو دہراتے آتے ہیں۔ عورتوں کے متعلق تہمتیں سلیمانؑ پر بھی لگائی گئیں اور ایسی ہی تہمتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی لگائی گئیں۔ (نعوذ باللہ)

لیکن یہ سب باتیں ہمارے زمانہ میں دہرائی جانے والی تھیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

اک شجر ہوں جس کو داؤدی صفت کے پھل لگے
میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار

اور حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مئی ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے تھے۔ غالباً آپ کی وفات کے ایک ماہ بعد کی بات ہے کہ مجھے الہام ہوا

اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُکْرًا

اے داؤد کی نسل شکر گزاری کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے حضور اعمال بجا لاؤ۔

حضور مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے سورۂ بقرہ کے اس ٹکڑے کے معنی مجھ پر کھول دیئے جو پہلے مفسرین پر نہ کھلے تھے۔

لیکن بڑا نکتہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر سے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اس الہام سے نکلتا ہے یہ ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالفین نے جس قسم کے اعتراض کئے ، اسی قسم کے اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء پر بھی ہونے والے تھے چنانچہ اسی قسم کے اعتراض ہوئے۔ بڑا اعتراض تو یہی ہوا کہ ہم جو آپ کی جماعت میں ہیں دین اسلام ارکانِ اسلام یا عقائد اسلام یا ان میں سے بعض کے منکر ہیں۔ اس تکرار سے یہ اعتراض کیا گیا کہ عوام بے چارے حیران ہیں کہ کیا کیا جائے۔ مخالفین کی باتوں کی طرف جایا جائے یا جماعت احمدیہ کے قول و عمل کو دیکھا جائے ایک دفعہ سوشل ریفارمر نے جو بمبئی کا ایک رسالہ تھا اور شائد اب تک شائع ہوتا ہے لکھا (انگریزی پیغام صلح والا لیکچر دیکھ کر) کہ ہمیں آج پتہ ملا ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ تو ایک ایک بات قرآن سے لیتے ہیں۔ دعوےٰ بھی قرآن سے اور دلیل بھی قرآن سے۔ پھر انہیں مسلمان نہ سمجھنا ظلم نہیں تو اور کیا ہے۔

قتل کروا دینے کی تہمتیں اور عورتوں کے متعلق تہمتیں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء پر لگائی گئیں۔ تفصیل کا وقت نہیں نہ ہی ضرورت۔

پس یہ بہت بڑا نشان ہے کہ قرآن شریف میں صدیوں قبل اور صدیوں بعد کی تاریخ چند آیات میں بیان کر دی گئی۔ اور وہ حرف بحرف پوری ہوئی اور اب ہمارے زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے الہام کے ذریعہ ہمیں خبردار کرتے ہیں کہ سلیمان کے وقت کی خفیہ تنظیمیں بھی سر نکالیں گی۔ لیکن خوش ہو جاؤ کہ ہمارا خدا ان تنظیموں کو ہم پر مسلط ہونے نہیں دے گا۔ اور کامیاب ہم ہوں گے نہ کہ وہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار

حضرت داؤدؑ ایک دائودی ہیکل جرنیل کے مقابلے میں نکلے۔ آپ کے دوستوں نے آپ کو بھی زرہ پہنا دی اور خوب کیل کانٹے سے لیس کر دیا۔ لیکن آپ نے وہ سب کچھ اتار پھینکا اور چند پتھر اور روڑے اور ایک فلاخن (رسی کا آلہ جس میں پتھر رکھ کر پھینکتے ہیں) لے کر اس کے مقابلہ میں آ نکلے۔ یہ جرنیل جس کا نام جالوت تھا۔ (انگریزی میں Goliath) ہلاک ہوا۔ اور حضرت داؤد کامیاب و کامران۔ اسی نظارے کو دنیا پھر دیکھنے والی ہے) مغربی تہذیب۔ اور مغربی کلچر باوجود انسان کی بنیادی ضرورتوں۔ اور انسان کی بنیادی قدروں یعنی عدل و احسان مروت سے عاری ہونے کے کل دنیا پر چھایا ہوا ہے۔ علوم بھی اس کے پاس ہیں سلطنت بھی اس کے پاس ہے۔ آلات جنگ بھی

لازمی چندہ جات کی ماہ بماہ ادائیگی فرما کر ممنون فرمائیں (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

اس کے پاس ہیں۔ لیکن ایک داؤدی صفت مرد اس کے مقابلے میں نکلا ہوا ہے۔ وہ تمام ظاہری سامانوں سے عاری ہے۔ لیکن اس کے روڑے اور پتھر اور اس کا فلاخن وہ کام کر دکھائیں گے جو مغربی تہذیب اور کلچر کے ایٹمی ہتھیار اور ایٹمی سائنس نہیں دکھا سکتی۔ ہمارا داؤد دنیا کے دل فتح کریگا۔ جبکہ مغرب کا جالوت دنیا کے جسم بھی فتح نہیں کر سکا۔ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ہے کہ

"فری میسن مسلط نہیں کئے
جائیں گے کہ اس کو ہلاک
کریں۔" (تذکرہ ص ۴۲۴)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی وقت فری میسنوں کا یعنی ان خفیہ تنظیموں کا جو اس نام سے دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اور یورپ اور مشرق وسطیٰ اور ایشیا۔ ہندوستان، پاکستان میں پھیلی ہوئی ہے۔ ان سے کسی جانشین مسیح موعود علیہ السلام کا مقابلہ ہوگا۔ اور فری میسن سوسائیٹیاں یا خود یا کسی بڑی عالمی طاقت کا آلۂ کار بن کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نظام کو تباہ کرنا چاہیں گی۔ اور اس کا طریق کار یہ ہوگا کہ آہستہ آہستہ اپنے تسلط کو زیادہ سے زیادہ کرتی جائیں۔ یہاں تک کہ ایسا معلوم ہوگا کہ گویا مسیح موعود علیہ السلام کی تنظیم جو اشاعت اسلام کے لئے وقف ہے ان غیر اسلامی طاقتوں کے نرغے میں آچکی ہے۔ ایسے وقت کے لئے خدا تعالیٰ کی بشارت ہے کہ ایسا ہرگز نہیں ہوگا کہ یہ غیر اسلامی تنظیں اسلامی تنظیم پر اس قسم کا مکمل غلبہ پالیں۔ جس سے اسلامی تنظیم اور اس کے پیشرو گویا ہلاک اور مغلوب ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ الہام حضرت مسیح موعود کب اور کس طرح یا کس کس طرح پورا ہوگا۔ عمومی معنوں کے لحاظ سے جو کچھ الفاظ الہام سے معلوم ہوتا ہے عرض کر دیا گیا ہے۔ لیکن آثار کیا ہیں؟ آثار یہ ہیں کہ اس وقت دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں آپس میں برسر پیکار ہیں۔ ان میں سے ہر ایک اپنے غلبہ اور تسلط کے لئے کوشاں ہے اور اسی کوشش میں وہ چھوٹی قوموں اور تنظیموں کے حقوق کی بھی پرواہ نہیں کرتیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس زمانے میں اسلام کو جائے پناہ اور اشاعت اسلام کے لئے مسلمانوں کو ایک بیس (Base) کے طور پر پاکستان کا انعام دیا ہے۔ لیکن بڑی طاقتیں پاکستان کے وجود سے خوش نہیں۔ ادھر مشرق وسطیٰ میں عرب قوم یا عرب اقوام میں جو کچھ بیداری پیدا ہوئی ہے۔ اور اپنے استحکام اور اپنی قومی زندگی کو استوار کرنے کے لئے جو تھوڑی بہت کوشش انہوں نے شروع کر رکھی ہے۔ وہ بھی بڑی طاقتوں کو ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ کبھی ایک بلاک اور کبھی دوسرا بلاک ان سے ہمدردی اور محبت کا اظہار کرتا ہے۔ لیکن یہ محض بناوٹی ہوتا ہے۔ اصل میں وہ اپنے مفاد کی فکر میں رہتے ہیں اور چھوٹی قوموں مثلاً پاکستان یا مسلمانوں کو عام طور پر جہاں بھی انہیں ضرورت محسوس ہو قربان کر دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک روحانی تنظیم قائم کی ہے۔ اور مسلمانوں میں ان کا کھویا ہوا مذہبی وقار دوبارہ پیدا کر دیا ہے جن قوموں کو مسلمانوں کی اس بیداری سے حسد پیدا ہو رہا ہے۔ اور کونسی قوم ہے جسے نہیں۔ وہ ضرور ہر قسم کے سامان اس روحانی تنظیم کو ختم کرنے کے لئے استعمال میں لائے گی۔ روحانی تنظیم کو کچلنے کے لئے مخفی سوسائیٹیاں خاص طور پر موزوں ہیں۔ ہمارے زمانے میں یہ ہو رہا ہے کہ ایک سوسائٹی بنتی ہے جس کے متعلق کسی کو پتہ نہیں چلتا۔ کہ اس کے پیچھے کیا طاقت کام کر رہی ہے۔ اور کون ہے جو حقیقت میں اسے چلا رہا ہے۔ ایسی سوسائیٹیاں اشاعت اسلام کے لئے سخت نقصان دہ ہو سکتی ہیں۔ اور الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسی سوسائیٹیوں سے مسیح موعود کی تنظیم کو سابقہ ہوگا۔ لیکن ساتھ ہی زبردست بشارت ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کی تنظیم کو ان سے کوئی ضرر نہیں پہنچے گا۔ اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے۔ آمین۔

مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

مجلس کا کام خواہ آپ کتنی محنت اور کوشش سے کریں اس کا پورا فائدہ اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا۔ جب تک کہ مرکز کو اپنے کام کی رپورٹ نہ بھجوائیں۔ ماہ احسان (جون) کی رپورٹیں ابھی تک نہ بھجوانے والی مجالس یاد رکھیں کہ یہ امر سب مجالس کے لئے ضروری ہے کہ ۱۰ تاریخ تک رپورٹ بھجوا دیا کریں۔ نیز وہ یہ اعلان پڑھتے ہی بلا تاخیر اپنی رپورٹ تیار کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تقریب شادی

شیخ مظفر احمد صاحب ابن مکرم شیخ ضیاء الحق صاحب چیف انجینئر کراچی اور فرحت اقبال صاحبہ بنت مکرم چوہدری محبت علی اقبال صاحب مرحوم لاہور کی تقریب شادی ۵ جولائی ۱۹۶۹ء کو عمل میں آئی۔ ان کا نکاح مکرم مولوی نصیر احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ احمدیہ نے ۴ جولائی ۱۹۶۹ء بروز جمعہ مسجد احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور میں بعد نماز جمعہ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اس سے اگلے روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جس میں محترم شیخ محمد سعید صاحب نے دعا کرائی۔ بارات اسی روز ربوہ واپس آئی۔

۶ جولائی کی شام کو مکرم قریشی ضیاء الحق صاحب کے مکان واقعہ دارالرحمت شرقی ربوہ پر دعوت ولیمہ بصورت عصرانہ ہوئی۔ جس میں ربوہ کے مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ دعوت کے اختتام پر محترم مولوی تاج الدین صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

ایسے طلباء جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں فوری طور پر اپنے مکمل پتہ سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا میری ہمشیرہ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ احمد علی صاحب کے ای ایم ہسپتال لاہور میں سخت بیمار ہیں۔ اسی طرح میرے ایک عزیز ملک عطاء الرحمن خان صاحب بھی بہت عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام سے ہر دو کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار حبیب الرحمن ملک، ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

کامیابی استاذی المکرم جناب محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے ایم۔ ایڈ (ماسٹر آف ایجوکیشن) ۱۹۶۹ء کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ بزرگان سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ان کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین (گلزار احمد طاہر ہاشمی ربوہ)

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصدی ادائیگی

جماعت احمدیہ ڈھاکہ کے مندرجہ ذیل احباب نے سو فیصدی ادائیگی فرما دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اور دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے آمین

۱۔	محمد سراج الاسلام صاحب	۱۵ روپے
۲۔	اظہر عالم صاحب	۳۰۰ "
۳۔	مرزا لیاقت علی صاحب	۵۰۰ "
۴۔	سید وقار احمد صاحب	۴۰۰ "
۵۔	محمد شہاب الدین صاحب آف فاضل پور	۵۰ "
۶۔	مسز صادق خاتون صاحبہ	۵۰ "
۷۔	آر۔ یو باجوہ صاحبہ	۲,۵۷۰ "
۸۔	خلیل الرحمن صاحب	۵۰۰ "
۹۔	محمد بشیر احمد صاحب	۵۰ "
۱۰۔	محمد سلیمان حسین صاحب	۵ "
۱۱۔	عبد الصمد خان صاحب چوہدری	۳,۰۰۰ "
۱۲۔	ابو عارف محمد اسرائیل صاحب	۵۰ "

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

امانت فنڈ تحریک جدید

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے
"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔" (افسر امانت تحریک جدید)

چاند پر انسان کو اتارنے کی مہم سے متعلق ضروری معلومات

خلائی لباس پر تین لاکھ ڈالر لاگت آئی

خلابازوں کے لباس کا وزن ۱۹۰ پونڈ اور لاگت تین لاکھ ڈالر ہے اور اسے یک نفری خلائی جہاز بھی کہتے ہیں۔ یہ تعریف اس خلائی سوٹ کی ہے جو نیل آرمسٹرانگ اور ایڈون ایلڈرن نے اتوار کو چاند کی سطح پر چہل قدمی کے دوران پہنا تھا۔

خلا کے ماحول میں جہاں فضا ناپید ہے جہاں پارہ دونوں انتہاؤں تک پہنچ جاتا ہے جہاں تابکاری کی بے روک ٹوک بارش ہوتی ہے اور جہاں مادے کے ریزے گولی کی رفتار سے رواں دواں رہتے ہیں۔ یہ لباس ایک محفوظ آرام دہ گھر کا کام دیتا ہے۔ مگر اسے پہننا آسان نہیں ہے پہلے زیر جامہ پہنا جاتا ہے جو پلاسٹک کی چھوٹی چھوٹی نلکیوں سے بنایا گیا ہے اور جسم سے چمٹا رہتا ہے ان نلکیوں میں پانی ہوتا ہے جو پشتی تھیلے کے اندر سے گزرتا ہوا گردش کرتا رہتا ہے اور ماحول کے مطابق خلابازوں کو ٹھنڈا یا گرم رکھتا ہے۔ یہ لباس ایک خاص مادے کی کئی تہوں سے بنا ہوا۔ آکسیجن سے بھرے غبارہ کی مانند ہوتا ہے۔ صاف شفاف پلاسٹک کا ہلمٹ ان کی ٹوپی کا کام دیتا ہے۔ اور دھات کے ایک حلقہ کے ذریعہ سوٹ گلے کے کالر سے چسپاں ہوتا ہے۔ ہلمٹ کے اوپر دو شیشے ہوتے ہیں۔ جو اسے دھوپ اور شہابی ذرات سے محفوظ رکھتے ہیں یہ اوپر نیچے کھسکائے جا سکتے ہیں۔ دستانے ایک ایسی ترکیب سے آستینوں سے جوڑے جاتے ہیں کہ بالکل سربمہر ہو جاتے ہیں آستینیں اتنی کشادہ بنائی گئی ہیں کہ بازو زیادہ سے زیادہ حرکت کر سکتے ہیں۔ مضبوط دھات کے بنے ہوئے بوٹ سوٹ کی ٹانگوں پر چڑھ جاتے ہیں خلائی سوٹ اور پشتی تھیلہ کی بناوٹ میں پلاسٹک مصنوعی ریشے ربڑ، سونا، چاندی اور کئی دوسری دھاتیں استعمال کی گئی ہیں۔

سوٹ کو پھیلانے کے لئے آکسیجن پشتی تھیلے سے حاصل کی جاتی ہے یہی تھیلہ ریڈیائی رابطہ کے لئے برقی قوت فراہم کرتا ہے اور سوٹ کی حرارت کو معتدل رکھتا ہے۔

آکسیجن دباؤ کے ذریعہ سوٹ میں گردش کرتی ہے اور سانس کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ گردش پوری کر کے یہ واپس پشتی تھیلہ میں پہنچتی ہے۔ جو اسے صاف کر کے پھر خارج کر دیتا ہے۔ پشتی تھیلہ خلاباز کو چار گھنٹے زندہ رکھتا ہے۔ اسے قمری گاڑی ہی میں دوبارہ چارج کیا جا سکتا ہے۔ اس میں آکسیجن کی فاضل مقدار بھی موجود ہے جو ہنگامی صورت حال میں نصف گھنٹہ کے لئے کافی ہے۔ خلائی سوٹ پہننے کے بعد خلاباز۔ آگ۔ تابکاری بلکہ ان چھوٹے چھوٹے ذرات سے بھی محفوظ رہتا ہے جو ۹ ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے حرکت میں رہتے ہیں۔ خلائی سوٹ میں ایک خامی ہے۔ خلاباز اسے پہن کر جھک نہیں سکتے اس میں ایک خوبی بھی ہے۔ چاند پر اس کا وزن صرف ۳۰ پونڈ رہ جاتا ہے کیونکہ چاند کی کشش زمین کی کشش کا صرف چھٹا حصہ ہے۔

چاند پر دس لاکھ ڈالر کا سامان رکھا ہے

دوسرے لوگ بھی ایک نہ ایک دن چاند پر اس دن جائیں گے جہاں امریکی خلاباز اترے تھے اور وہاں ان کو یادگار کے طور پر وہ سامان ملے گا جو امریکی خلاباز وہاں چھوڑ آئے ہیں۔ خلاباز آرمسٹرانگ اور ایڈون آلڈرن نے چاند پر دس لاکھ ڈالر سے زائد مالیت کا سامان چھوڑا ہے۔ اس کا سبب یہ نہیں تھا کہ وہ بے کار تھا۔ بلکہ محض بوجھ کی وجہ سے چھوڑا گیا ہے۔ اس سامان میں کیمرے جوتے، بیلچے اور رسی، تھیلے اور فرنیچر شامل ہیں۔ سب سے بڑی چیز قمری گاڑی کی نچلی منزل ہے جس سے قمری گاڑی کی واپسی اڑان کے لئے پلیٹ فارم کے طور پر کام لیا گیا تھا نچلی منزل سے کچھ فاصلہ پر دو لاکھ ۲۵ ہزار ڈالر مالیت کا کیمرہ جس نے زمین کے لوگوں کو چاند پر چہل قدمی کے مناظر دکھائے تھے۔ یہ تپائی پر رکھا ہوا ملے گا۔ دو سٹیل کیمرے جن کی مالیت ۱۰ ہزار ڈالر ہے چاند پر چھوڑے گئے ہیں۔

چاند کی سطح پر جو اوزار استعمال کئے گئے تھے۔ وہ بھی چھوڑ دئے گئے ہیں۔ اگرچہ ہر اوزار اپنی قسم کا ایک ہی ہے۔ ان کی مالیت ۵۰ ہزار ڈالر ہے۔ چاند پر خلابازوں کے پشتی تھیلے بھی چھوڑ گئے ہیں۔ جن میں چاند پر چہل قدمی کے دوران خلابازوں کو زندہ رکھنے کے نظام لگے ہوتے تھے۔ ان کی مالیت ۳ لاکھ ۲۵ ہزار ڈالر ہے۔ جب قمری گاڑی "ایگل" چاند پر اتری تھی۔ اس کا وزن ۳۲ ہزار ۵۰۰ پونڈ تھا۔ جب خلائی طیارہ روانہ ہوا اس کا وزن ۱۰ ہزار ۷۰ پونڈ تھا۔

خلاباز ۲۱ اگست تک قرنطینہ میں رہیں گے

ہوسٹن۔ خلاباز نیل آرمسٹرانگ اور ایڈون آلڈرن چاند سے اگرچہ ایسے جراثیم یا جاندار خوردبینی اجسام سے ملوث ہو کر نہیں آئیں گے جو زمین پر واپسی کے بعد ان سے ایسی چھوت چھات کی جائیگی گویا وہ کسی خطرناک بیماری میں مبتلا ہیں۔ ان پر قرنطینہ کی جو پابندیاں عائد کی جائیں گی وہ متعدی زمینی امراض کے لئے لگائی جانے والی پابندیوں سے بھی زیادہ سخت ہوں گی۔ دونوں خلابازوں کو خاص لباس پہنائے جائیں گے۔ اور بحر الکاہل میں اترتے ہی انہیں امدادی جہاز ہارنٹ پر پہنچا کر ایک بند گاڑی میں مقفل کر دیا جائے گا۔ اس گاڑی کو بحری اور ہوائی جہاز کے ذریعہ واپس ہوسٹن پہنچایا جائے گا۔ یہ ساڑھے پانچ گھنٹے کا سفر ہوگا۔ ہوسٹن میں پہنچنے کے بعد دونوں خلابازوں کو قمری استقبال کی لیبارٹری میں منتقل کر دیا جائے گا۔ جہاں وہ ۲۱ اگست تک زیر نگرانی رہیں گے۔ اور اس کے بعد ہی خلاباز اپنے کنبوں کے افراد سے بغلگیر ہو سکیں گے۔ اور اپنے شاندار استقبال میں حصہ لے سکیں گے۔ اس کے بعد ہی یہ کہا جا سکے گا کہ انہوں نے چاند پر آدمیوں کو اتارنے اور خیر و عافیت کے ساتھ زمین پر واپس لانے کا نصب العین حاصل کر لیا ہے جو صدر کینیڈی نے آٹھ سال قبل متعین کیا تھا۔

چاند کے بارے میں سیاسی سوالات

چاند پر جانے کی اہم سائنسی وجوہات یہ ہیں۔

- ۔ چاند کس چیز کا بنا ہوا ہے
- ۔ یہ کہاں سے آیا۔ سورج سے یا زمین سے۔ یہ کتنا پرانا ہے؟
- اس کے گڑھے شہابی ذرات کی بمباری سے، آتش فشانی سے یا ان دونوں سے کیسے پیدا ہوئے
- ۔ کیا وہاں کسی قسم کی زندگی موجود ہے یا کبھی موجود تھی؟

ان سوالات کے جوابات بڑے اہم ہوں اور یہ امر یقینی ہے کہ ان سے فلسفیانہ اور مذہبی افکار میں انقلاب برپا ہو جائے گا اور زمین کے ماخذ اور تاریخ کے بارے میں نئی معلومات ملیں گی۔

کیا انسانی تاریخ میں کولنز کا ذکر کیا جائے گا؟

کیا انسانی تاریخ میں آرمسٹرانگ اور آلڈرن کے ساتھ خلائی جہاز اپالو ۱۱ کے پائلٹ کولنز کا نام بھی لکھا جائے گا؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس نے دنیا بھر کے کروڑوں انسانوں کو پریشان کر رکھا ہے۔ جب کولمبس نے امریکہ دریافت کیا تھا تو اس کے ساتھ دوسرے بہت سے لوگ بھی تھے۔ لیکن تاریخ میں صرف کولمبس کا نام ملتا ہے۔ اپالو ۱۱ کی تاریخی مہم میں بھی آرمسٹرانگ کا نام آلڈرن کا نام آتا رہا اور کولنز کا نام زیادہ تر پس منظر میں رہا۔ حالانکہ اس مہم میں کولنز کا کام بھی اسی قدر مشکل تھا۔ کولنز کی ذرا سی بے توجہی سے یہ پوری مہم بری طرح ناکام ہو سکتی تھی۔ یہاں تک کہ صدر نکسن نے خلابازوں کو جب مبارکباد کا پیغام بھیجا تو انہوں نے بھی صرف آرمسٹرانگ اور آلڈرن کا ذکر کیا اور کولنز کو مبارکباد نہیں دی

جس وقت آرمسٹرانگ اور آلڈرن چاند کی سطح پر گھوم رہے تھے اس وقت خلائی مرکز نے بھی کولنز کو بھلا دیا۔ چنانچہ خلائی مرکز نے کولنز کو یہ نہیں بتایا کہ آرمسٹرانگ اور آلڈرن چاند کی سطح پر کیا کر رہے ہیں۔ اور جب بہت دیر بعد کولنز کو بتایا گیا تو انہوں نے کہا شکریہ کہ آپ نے مجھے بھی یاد کیا۔ مجھے یوں لگ رہا تھا جیسے میں اس مہم سے متعلق نہیں ہوں"

مہم کے آغاز سے پہلے کولنز نے ایک اخباری کانفرنس میں مذاق کے طور پر کہہ بھی دیا تھا کہ اس مہم میں میرا ڈرامائی کردار بہت مختصر ہے۔ جب میرے ساتھی چاند پر گھوم رہے ہوں گے تو میں محض اس کے گرد چکر لگا رہا ہوں گا۔ پھر اس نے قدرے جذباتی ہو کر یہ بھی کہا تھا میں خلائی جہاز پہ جا رہا ہوں۔ لیکن میں ان چند امریکیوں میں سے ہوں جو اس مہم میں شریک ہونے کے باوجود چاند پر نہیں اتر سکے"۔

ایک احمدی بچے کی نمایاں کامیابی

میرے لڑکے مبشر احمد فاروقی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے امسال پشاور کے محکمہ تعلیم کے مڈل سٹینڈرڈ کے امتحان میں نمایاں کامیابی عطا کی ہے۔ عزیز نے ۹۰۰ میں سے ۷۰۰ نمبر حاصل کئے ہیں اور اپنے سکول میں اول رہا ہے۔ الحمد للہ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے آئندہ امتحانات میں اس سے بڑھ کر کامیابی عطا فرمائے۔ اور احمدیت کا مخلص اور جانثار خادم بنائے۔ آمین

(نثار احمد فاروقی ۔۔۔ پشاور)

اذکروا موتٰکم بالخیر

ایک بزرگ خاتون کی وفات

محترم قاضی عبد الحمید صاحب ایڈووکیٹ لاہور

میجر ڈاکٹر محمود احمد صاحب شہید مرحوم کی والدہ محترمہ امینہ بیگم صاحبہ اہلیہ برادر مکرم قاضی محمد شریف صاحب ریٹائرڈ اگزیکٹو انجینئر انہار لائلپور بعمر ۷۳ سال ملتان چھاؤنی میں جبکہ وہ اپنے بیٹے کرنل ارشد محمود جاوید کے پاس قیام پذیر تھیں ۱۵ اور ۱۶ جولائی ۱۹۶۹ء کی درمیانی شب ایک بجے دل کے شدید حملہ سے انتقال کر گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ کو چند سال سے دل کے عارضہ کی تکلیف تھی۔ لیکن علاج سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت اچھی ہو جاتی تھی۔ مرحومہ اپنے شوہر کے ہمراہ ۲ روز پہلے لائلپور سے ملتان چھاؤنی برائے تبدیلی مقام و آب و ہوا تشریف لے گئی تھیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ نعش ملتان چھاؤنی سے ربوہ پہنچائی گئی۔ ۱۶ جولائی بعد از نماز عصر امیر مقامی مولانا ابو العطاء صاحب نے احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر پر امیر صاحب مقامی نے دیگر احباب سمیت دعا فرمائی۔ مرحومہ ہماری پھوپھی زاد بہن تھیں اور جناب قاضی فضل الٰہی صاحب قریشی مرحوم ریٹائرڈ اسسٹنٹ ماسٹر گوجرانوالہ کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ مرحومہ نے اپنی اوائل ازدواجی زندگی میں خود بڑے شوق سے محنت کر کے لکھنے پڑھنے کا اچھا اور قابل تعریف ملکہ پیدا کر لیا۔ اور ۵۹ سالہ ازدواجی زندگی کا دور سلیقہ شعاری۔ اولاد کی تربیت اور دینی شغف میں گذارا۔ عبادت گذار اور کثرت سے دعائیں کرنے والی خاتون تھیں۔ اپنے فرزند کی المناک شہادت پر قابل تعریف صبر اور رضی برضا الٰہی رہنے کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ سلسلہ کی مالی تحریکوں میں شوق سے حصہ لیتی تھیں اور شہر لاہور کی لجنہ کی ابتدائی دور میں پریذیڈنٹ بھی رہیں۔ آپ کی اولاد میں (۱) محمود صادق صاحب (۲) شہید مرحوم ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب (۳) کرنل ارشد محمود جاوید صاحب اور (۴) مسعود محمود جاوید صاحب سیلز منیجر برما شیل۔ نیز تین صاحبزادیاں: بیگم ڈاکٹر محمد سعید صاحب۔ مرحوم رحیم پور) بیگم ڈاکٹر اختر محمود صاحب لاہور اور بیگم ڈاکٹر پروفیسر مظہر الحق صاحب ایم۔ ڈی ہیڈ میڈیکل ڈائریکٹر پاکستان فارمیسوٹیکل پروڈکٹس (ڈھاکہ) شامل ہیں۔ مرحومہ کی وفات ہمارے سارے خاندان کے لئے بہت صدمہ کا باعث ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ محترمہ کو غریق رحمت فرمائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جملہ احباب جماعت و خواتین کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ پسماندگان کو اپنے فضل سے صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز مرحومہ کی اولاد میں ان کی نیک دعاؤں اور تربیت کا اثر تا ابد قائم و دائم رہے۔ آمین۔ ہمارے خاندان کے سب افراد دار الضیافت کے افسران و کارکنان کی توجہ و انتظامات آرام و آسائش و مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

کامیابی کی راہیں (انگریزی) کی دوبارہ اشاعت

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے کامیابی کی راہیں حصہ اول کا انگریزی ترجمہ

LESSON ON ISLAM کے نام

سے دوبارہ شائع کر دیا ہے۔ یہ کتاب اسلام کے تعارف کے علاوہ مکمل نماز با ترجمہ اور دیگر ضروری امور پر مشتمل ہے۔ تمام ارکان نماز کی ادائیگی کا طریق تصاویر کے ذریعہ سمجھایا گیا ہے۔ یہ کتاب نو مسلموں اور انگریزی دان طبقہ کے لئے بہت مفید اور معلوماتی ہے۔ بیرونی ممالک کے احمدیوں کو تبلیغ اور تربیت کے سلسلہ میں خاص طور پر اس سے استفادہ کرنا چاہیئے۔ یہ کتاب اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن ربوہ سے مل سکتی ہے

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

لجنات فوری طور پر متوجہ ہوں

جن لجنات کی طرف سے چندہ اصلاح و ارشاد بہت ہی کم وصول ہوا ہے۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس چندہ کی وصولی کی طرف خاص توجہ دیں تاکہ کم از کم بجوزہ بجٹ کے مطابق چندہ وصول ہو جائے

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد
لجنہ مرکزیہ ربوہ

قائدین خدام الاحمدیہ ماہ احسان جون کا چندہ جلد ارسال کریں

ابھی تک متعدد مجالس خدام الاحمدیہ نے ماہ جون کا چندہ مجلس مرکزیہ کو نہیں بھجوایا۔ جملہ قائدین سے درخواست ہے کہ ماہ جون کا چندہ جلد ارسال کریں

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

محترم مولوی فضل الدین صاحب مرحوم آف ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ کا ذکر خیر

حضرت مولوی فضل دین صاحب مرحوم مختصر سی علالت کے بعد مورخہ ۱۱ جولائی ۶۹ بروز جمعہ صبح تین بجے بعمر قریباً ۰۹ سال اپنے مولا حقیقی کو جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون مرحوم ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے قیام پاکستان کے بعد ملیانوالہ نزد ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں قیام پذیر ہوئے۔ ملیانوالہ کے چھ سات نزدیکی گاؤں میں چند ایک گھرانے احمدیوں کے آباد تھے۔ آپ کافی عرصہ۔ ان گاؤں میں چکر لگا کر چندہ وصول کرتے اور آنریری طور پر اصلاح و ارشاد کا کام بھی کرتے رہے۔ چند ہی سالوں میں ان سب دیہات میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتیں قائم ہو گئیں۔ اور ہر ایک جماعت نے اپنا اپنا کام خود سنبھال لیا آپ بہت متقی پرہیزگار اور نیک بزرگ تھے۔ بلکہ مجسم دعا تھے۔ بندہ نے آپ کے گاؤں میں بحیثیت معلم وقف جدید کے ۱۹۶۶ء میں کام کیا ہے اور بہت قریب سے آپ کو دیکھا آپ ایک صوفی منش بزرگ تھے۔ بہت بہادر تھے آخر دم تک اپنی جماعت کے صدر رہے عین جوانی کے وقت میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کی آپ نے مخالفت کے طوفانوں کو جوانمردی سے عبور کیا۔ سخت مظالم میں بھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ عبادت میں ہر وقت مصروف رہتے تھے۔ آپ کو ڈھونڈنے والا عموماً گھر کی بجائے آپ کو مسجد میں پاتا احمدی غیر احمدی سب کو آپ سے محبت تھی۔ جب آپ حج بیت اللہ کے لئے روانہ ہونے۔ تو کثرت سے احمدی و غیر احمدی احباب نے آپ کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ آپ کو الوداع کہنے کے لئے تمام گاؤں کے مرد و عورتیں۔ بچے نوجوان باہر نکل آئے۔ بلکہ دور و نزدیک کے گاؤں کے لوگ بھی آئے ہوئے تھے۔ کہ ایک دفعہ میں بعض احباب کو تبلیغ کر رہا تھا تو ضمناً آپ کا ذکر بھی آ گیا۔ ایک غیر احمدی نے کہا کہ میں احمدی نہیں ہوں۔ لیکن مجھے یقین ہے اگر کوئی آدمی بھوکا ہو اور وہ مولوی فضل الدین صاحب کی زیارت کرے تو ان کی برکت سے اسے کھانا مل جاتا ہے حضرت مولوی صاحب مرحوم سراپا دین تھے جب کوئی تحریک مرکز کی آتی تو آپ سب سے پہلے لبیک کہتے اور بعد میں احباب جماعت کو تحریک فرماتے آقائے نامدار حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچے اور سچے عاشقوں میں سے تھے ۔۔۔ مرحوم دنیا میں ایک چلتی پھرتی جنت کی ایک تصویر نظر آتے تھے گاؤں کی اکثر عورتیں آپ کے تقویٰ و طہارت کی وجہ سے اپنے بچوں کے لئے درخواست کرتی رہتی تھیں۔ آپ کی وفات سے جماعت احمدیہ ملیانوالہ ہی نہیں بلکہ اس علاقہ میں بظاہر ایک خلا پیدا ہو گیا ہے۔ احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اس خلا کو جلد پورا کرے اور آپ جیسے اور بزرگ پیدا فرمائے۔ آپ موصی تھے (ربانی فضیلت)

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی

سو فیصدی ادائیگی

مندرجہ ذیل احباب جماعت احمدیہ کراچی نے سو فیصد ادائیگی فرمادی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص کو قبول فرمائے اور دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے۔ آمین

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

نمبر شمار	نام	حلقہ	رقم ادا کردہ
۵۶	مکرم خواجہ عبدالوکیل صاحب	لانڈھی	۲-۰۰ روپے
۵۷	〃 حفیظ احمد صاحب بٹ	لیاقت آباد	۲۰۰-۰۰ روپے
۵۸	〃 علی محمد انور صاحب	〃	۱۵۰-۰۰ روپے
۵۹	〃 ناظر احمد صاحب	〃	۱۰-۰۰ روپے
۶۰	〃 جمیل احمد صاحب	〃	۷۵-۰۰ روپے
۶۱	〃 مختار احمد خان صاحب	〃	۱۰-۰۰ روپے
۶۲	〃 عبدالوحید صاحب	〃	۱۰-۰۰ روپے
۶۳	〃 عبدالرحمٰن کھوکھر صاحب	〃	۱۷۵-۰۰ روپے
۶۴	〃 شیخ رشید احمد صاحب	〃	۳۰-۰۰ روپے
۶۵	محترمہ سلیمہ شجر الاسلام صاحبہ	〃	۱۰-۰۰ روپے
۶۶	مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب	لی مارکیٹ	۲۰۰۰-۰۰ روپے
۶۷	〃 محمد حسین صاحب کشمیری	مارٹن روڈ	۵-۰۰ روپے
۶۸	〃 کرامت حسین صاحب مختار	〃	۵-۰۰ روپے
۶۹	محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ بنت مختار احمد صاحب	〃	۵-۰۰ روپے
۷۰	مکرم عبدالرزاق صاحب مغل	〃	۳۶-۰۰ روپے
۷۱	〃 چوہدری منیر احمد صاحب	〃	۲۵-۰۰ روپے
۷۲	محترمہ منیرہ لطیف صاحبہ	〃	۲۵-۰۰ روپے
۷۳	مکرم حمید احمد رانا صاحب	محمد علی سوسائٹی	۱۰۰۰-۰۰ روپے
۷۴	محترمہ امۃ النعیم رانا صاحبہ	〃	۵۰۰-۰۰ روپے
۷۵	مکرم کرنل محمد صادق صاحب	〃	۲۵۰۰-۰۰ روپے
۷۶	〃 محمد حنیف صاحب	محمود آباد	۳۶-۰۰ روپے
۷۷	〃 مرزا منیر احمد صاحب	〃	۵۰-۰۰ روپے
۷۸	〃 عبدالرزاق صاحب	〃	۵۰-۰۰ روپے
۷۹	〃 یوسف مرتضےٰ صاحب	منورہ	۵-۰۰ روپے
۸۰	〃 مرزا سعید احمد صاحب		۳۷۰-۰۰ روپے
۸۱	〃 کیپٹن سید افتخار حسین صاحب	ناظم آباد جنوبی	۱۲۰۰-۰۰ روپے
۸۲	〃 ملک جمیل احمد صاحب	ناظم آباد شمالی	۱۰۰-۰۰ روپے
۸۳	〃 عبدالمجید بھٹی صاحب	〃	۱۵۰۰-۰۰ روپے
۸۴	〃 سلطان جہانگیر صاحب	〃	۳۶۰-۰۰ روپے
۸۵	〃 بابو محمد عظیم الدین صاحب	〃	۱۰-۰۰ روپے
۸۶	والدین 〃 〃	〃	۱۰-۰۰ روپے
۸۷	مکرم چوہدری مبشر احمد خان صاحب کاہلوں	نور	۴۰۰-۰۰ روپے
۸۸	〃 چوہدری محمد نواز خان صاحب 〃	〃	۱۰۰-۰۰ روپے
۸۹	والدہ چوہدری مبشر احمد صاحب کاہلوں مرحوم	〃	۱۰۰-۰۰ روپے
۹۰	ہمشیرہ مرحومہ شفقت طاہرہ صاحبہ	〃	۱۰۰-۰۰ روپے
۹۱	طلعت مبشر اہلیہ چوہدری مبشر احمد صاحب کاہلوں	〃	۱۵۰-۰۰ روپے
۹۲	مکرم چوہدری اعجاز احمد خان صاحب		۵۰-۰۰ روپے

بقیہ صفحہ ۶

اسی دن مورخہ ۱۱/۷/۶۹ کو ہی بروز جمعۃ المبارک جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اور بعد نماز عشاء آپ کی خواہش کے مطابق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو آپ کا علم ہوا تو حضور نے باوجود اس کے کہ نماز عشاء پڑھ کر قصر خلافت میں تشریف لے جا چکے تھے واپس تشریف لے آئے اور حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں انہیں جانتا ہوں اور پھر جنازہ پڑھایا۔ آپ نے اپنی یادگار دو لڑکے ایک لڑکی تقریباً ۱۴ پوتے پوتیاں نواسے اور نواسیاں چھوڑی ہیں احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ جنت میں بھی مرحوم کو حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(ڈاکٹر سلطان احمد مجاہد ہومیو، حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ)

تریاقِ سلیمانی
بدہضمی، ہیضہ، دردِ شکم اور
تبخیرِ معدہ
کے لئے بے مثال ہے
ادھیہ ۲ روپے پھ ۶ روپے
المنار دواخانہ ربوہ

درخواست دعا

راقم کے ہم زلف اور چوہدری خورشید احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کے بڑے داماد چوہدری محمد احمد صاحب آف گوجرانوالہ اینڈ سائنس کے کامیاب اپریشن کے ہفتہ عشرہ بعد انتڑیوں میں سخت درد اور پیٹ میں لنخ ہو جانے کے باعث سخت تکلیف میں ہیں وہ میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت افاقہ ہے مگر احباب جماعت کی پر خلوص دعاؤں کی سخت ضرورت ہے احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب موصوف کو کامل و عاجل نیز مستقل صحت تندرستی و توانائی عطا فرمائے کامل بحالیٔ صحت کے ساتھ اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں میں رونق افروز ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (ایم اے منیر۔ ملتان)

۲۔ خاکسار ناگزیر پریشانیوں کی وجہ سے سخت متفکر رہتا ہے۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس ناچیز کی پریشانیاں دور فرمائے۔ اور رزق کریم عطا کرے۔ (عبدالرحمٰن میجر سیزن ہوٹل لائل پور)

تشخیص بجٹ اور زعماء انصار اللہ

بجٹ کی تشخیص ایک بنیادی کام ہے جو شروع سال میں ہی کیا جانا چاہیئے مجلس کے مالی سال میں سے چھ ماہ گزر گئے ہیں۔ بعض مجالس اس سال کا مشخصہ بجٹ تاحال بھجوا نہیں سکیں۔ ایسی مجالس کے زعماء کرام سے گزارش ہے کہ از راہ کرم اس سال کا مشخصہ بجٹ اور کم سے کم گزشتہ چھ ماہ کا چندہ بواپسی ارسال کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

نمبر شمار	نام	حلقہ	رقم ادا کردہ
۹۳	مکرم جاوید نواز صاحب فرزند	نور	۲۵-۰۰ روپے
۹۴	〃 منیر نواز صاحب 〃	〃	۲۵-۰۰ روپے
۹۵	محترمہ حمیدہ مبارکہ صاحبہ دختر	〃	۲۵-۰۰ روپے
۹۶	〃 منیرہ مبشرہ صاحبہ دختر	〃	۲۵-۰۰ روپے
۹۷	مکرم محمد یعقوب صاحب بسمل	ہاؤسنگ سوسائٹی	۲۰۱-۰۰ روپے
۹۸	〃 چوہدری اعجاز احمد صاحب	〃	۱۵۰۰-۰۰ روپے
۹۹	اہلیہ صاحبہ	〃	۱۰۰-۰۰ روپیہ
۱۰۰	مکرم منصور احمد صاحب شاہد	صدر	۱۰-۰۰ روپیہ
۱۰۱	〃 منیر احمد صاحب	کورنگی کریک	۵-۰۰ روپیہ
۱۰۲	〃 ریاض احمد صاحب	〃	۵-۰۰ روپیہ
۱۰۳	〃 منور احمد صاحب		۵-۰۰ روپے
۱۰۴	〃 محمد اکرم صاحب ناصر	〃	۵-۰۰ روپیہ

مومن وہ ہے جو لوگوں کے لئے برکات اور امن کا موجب ہو

ایمان اور عمل صالح کے نتیجہ میں بنی نوع انسان کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ مریم کی آیت اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"غور کرو کہ اس جگہ تھوڑے سے لفظوں میں خدا تعالیٰ نے کتنا وسیع مضمون بیان کر دیا ہے اس مضمون کا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کے ساتھ یہ جوڑ ہے کہ (۱) ایمان اور (۲) مناسب حال عمل سے لوگ محبت کرتے ہیں۔ (۱) ایمان میں چونکہ امن دینے کے معنے پائے جاتے ہیں اس لئے مومن وہ ہے جو لوگوں کے لئے برکات اور امن کا موجب ہو اور عمل صالح کے معنے ہیں ایسا عمل جو ضرورت کے مطابق اور مناسب حال ہو۔ پس جس شخص میں دو خوبیاں پائی جائیں گی کہ وہ لوگوں کے لئے امن کا باعث ہو گا اور اس کے تمام اعمال مناسب حال ہوں گے۔ اس سے لوگ لازمی طور پر محبت کریں گے۔

(۲) پھر ایمان اور عمل صالح کا ایک لازمی نتیجہ یہ بھی پیدا ہو گا کہ اس کے دل میں لوگوں کی محبت پیدا ہو جائے گی۔ کیونکہ جو شخص سب سے نیک سلوک کرتا ہے لازمی طور پر اس کے دل میں بھی لوگوں کی محبت پیدا ہوتی ہے۔

(۳) اور پھر جو شخص لوگوں سے حسن سلوک کرے گا اور ان کے بوجھوں کو بٹائے گا اور ان کی ترقی میں حصہ لے گا اور ان کے دکھوں کو دور کرے گا لازماً اس کی محبت بھی لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو جائے گی۔

(۴) اسی طرح جو شخص بنی نوع انسان سے محبت کرتا ہے اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت بھی پیدا ہو جاتی ہے جیسے وہ شخص جو کسی بچہ سے محبت رکھتا ہے وہ اس کے ماں باپ سے بھی محبت کرتا ہے یہ ناممکن ہے کہ وہ بچے سے محبت کرے اور ماں باپ سے نفرت رکھے۔

(۵) پھر جو شخص خدا تعالیٰ کے عیال سے محبت کرتا ہے خدا تعالیٰ بھی اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہے۔

غرض ایمان اور عمل صالح کے نتیجہ میں بنی نوع انسان کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے اور بنی نوع انسان کی محبت کا لازمی نتیجہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ لوگ بھی اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں۔ پھر جو شخص بنی نوع انسان سے محبت کے ساتھ پیش آتا ہے اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت بھی پیدا ہو جاتی ہے تم یہ کس طرح کر سکتے ہو کہ ایک اچھی کتاب پڑھو تو کتاب سے تو تم محبت کرو اور کتاب لکھنے والے سے محبت نہ کرو۔ یا ایک تصویر کو تم پسند کرو لیکن مصور کو تم پسند نہ کرو۔ جو شخص بنی نوع انسان سے محبت رکھتا ہے اس کی محبت لازمی طور پر خدا تعالیٰ کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اور وہ مخلوق کے بعد خالق سے بھی محبت کرنے لگ جاتا ہے یہی وہ چیز ہے جسے صوفیاء کی اصطلاح میں عشق مجازی کہا جاتا ہے۔ یعنی انسانوں کی محبت کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی محبت کا پیدا ہونا۔ مگر بدقسمتی سے مسلمانوں نے یہ سمجھ لیا کہ ظاہری حسن کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے حالانکہ یہ بالکل غلط ہے ظاہری حسن کے نتیجہ میں نہیں بلکہ بنی نوع انسان کی محبت کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر جو شخص خدا تعالیٰ کے عیال سے محبت کرتا ہے خدا تعالیٰ بھی اس کے لئے اپنی محبت کو مخصوص کر دیتا ہے اور ان چاروں امور کے نتیجہ میں کسی کفارہ کی ضرورت نہیں رہتی۔"

(تفسیر کبیر سورہ مریم صفحہ ۳۸۶، ۳۸۷)

درخواست دعا: محترم چوہدری عبدالغنی صاحب سپرنٹنڈنٹ کمشنر آفس لاہور کی اہلیہ صاحبہ کا گزشتہ دنوں کینسر کا اپریشن ہوا تھا لیکن ابھی تک بازو میں اس کا اثر چل رہا ہے احباب جماعت خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کرم چوہدری صاحب کی اہلیہ صاحبہ کو کامل شفا بخشے۔ (زاہد)

خلائی جہاز اپالو آج رات دس بجے بحر الکاہل میں اتر جائے گا

زمین کی فضا میں داخل ہوتے وقت خلاباز انتہائی نازک مرحلے سے گزریں گے

ہوسٹن ۲۴ر جولائی۔ امریکی خلائی جہاز اپالو ۱۱ کل صبح زمین کی کشش کے دائرے میں داخل ہونے کے بعد زمین کی طرف سفر کر رہا ہے اور اس کی رفتار برابر بڑھتی جا رہی ہے مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق کل صبح ساڑھے سات بجے اپالو ۱۱ زمین سے ایک لاکھ ۵۷ ہزار ۸ سو میل کے فاصلے پر تھا اور اس کی رفتار ۳ ہزار میل فی گھنٹہ تھی۔

ہوسٹن کے خلائی مرکز نے بتایا ہے کہ اپالو ۱۱ چاند کی چھان بین کرنے کے بعد نہایت آرام اور سہولت سے زمین کی طرف بڑھ رہا ہے۔ تاہم زمین پر بخیریت واپسی کے درمیان ایک بڑی رکاوٹ حائل ہے یہ رکاوٹ زمین کی سطح اور خلا بازوں کے درمیان گیسوں کی وہ موٹی تہہ ہے جسے فضا کہا جاتا ہے۔ خلا سے اس فضا میں دوبارہ داخلہ ایک انتہائی پیچیدہ عمل ہے۔ گزشتہ تجربات کی بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اپالو ۱۱ کے خلا باز بھی بخیریت اس رکاوٹ سے گزر جائیں گے۔ خلائی جہاز اپالو ۱۱ جمعرات کی رات کو ۱۰ بجے بحر الکاہل میں اترے گا۔

کل صبح جب خلائی جہاز اپالو ۱۱ زمین کی کشش کے دائرہ میں داخل ہوا تو چاند پر قدم رکھنے والے پہلے انسان نیل آرمسٹرانگ نے ٹیلی ویژن کے ذریعے خلائی جہاز کولمبیا کی تصاویر بھیجیں۔ نیل آرمسٹرانگ نے وہ بکس بھی دکھایا جس میں چاند کی مٹی اور چٹانوں کے ٹکڑوں کے نمونے رکھے ہوئے تھے۔ آرمسٹرانگ نے خلائی مرکز کو بتایا کہ خلائی جہاز کی کارکردگی نہایت اطمینان بخش ہے۔

صدر نکسن خلا بازوں کو بحر الکاہل میں اترتے دیکھنے کے لئے کل واشنگٹن سے روانہ ہو گئے ہیں۔ وہ طیارہ بردار جہاز ہارنیٹ کے عرشہ پر کھڑے ہو کر یہ منظر دیکھیں گے۔

شمالی کوریا کا وفد راولپنڈی پہنچ گیا

راولپنڈی ۲۴ر جولائی۔ کوریا کی عوامی جمہوریہ سے ۴ ارکان کا خیرسگالی وفد کل صبح کراچی سے یہاں پہنچ گیا۔ وفد ۵ دن کے دورے پر آیا ہے

لازمی چندہ جات کے بقایا جات کی ادائیگی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسے احباب جماعت کے متعلق جو انفاق فی سبیل اللہ میں تساہل سے کام لیتے ہیں فرماتے ہیں:۔

"جو شخص اپنی حیثیت و توفیق کے مطابق اس سلسلہ کی چند پیسوں سے امداد نہیں کرتا اس سے اور کیا توقع ہو سکتی ہے اور ایسے سلسلہ کو اس کے وجود سے کیا فائدہ! ایک معمولی انسان بھی خواہ کتنی ہی شکستہ حالت کا کیوں نہ ہو۔ جب بازار جاتا ہے تو اپنی مقدور کے موافق اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے کچھ نہ کچھ لاتا ہے۔ تو پھر کیا یہ سلسلہ جو اتنی عظیم الشان اغراض کے لئے اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے اس لائق بھی نہیں کہ وہ اس کے لئے چند پیسے بھی قربان کر سکے" (الحکم ۱۰ر جولائی ۱۹۰۳ء)

پس لازمی چندہ جات کے بقایا جات کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمایئے اور آئندہ ماہ بماہ۔ ساتھ کے ساتھ لازمی چندہ جات کی ادائیگی فرماتے جایئے تاکہ بعد میں آپ کو بقایا بھی ادا نہ کرنا پڑے اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں بے حد برکت دے گا۔ انشاء اللہ۔

(ناظر بیت المال آمد)

پولیس کی کارگردگی کا جائزہ

اسلام آباد ۲۳ر جولائی۔ صدر مملکت نے ملک میں پولیس کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لئے پولیس کمیشن قائم کر دیا ہے جس کے چیئرمین میجر جنرل اے او مٹھا ہوں گے یہ کمیشن اس سال اکتوبر تک اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کر دے گا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴